نور افشان

قیمت سالانہ بلا محصول ۲ر — حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے — قیمت سالیانہ مع محصول ۳ر

نمبر ۲۵- جلد ۱ — لودیانہ ۲۱- اگست ۱۸۷۳ء — قیمت ۲ پائی

شاہ فارس کا انگلستان میں جانا

ناصر الدین شاہ قاچار فارس کے انگلستان میں جانے اور وہاں پر اُسکی بڑی بڑی خاطریں ہونے سے جو آجتک کسی شاہنشاہ یورپ بلکہ سلطان روم و خدیو مصر کو بھی جن دنوں وہ لنڈن میں ملکہ معظمہ کے مہمان رہے تھے نصیب نہ ہوئیں تھیں لوگ بڑے تعجب معلوم دیتے ہیں اور شاید سمجھتے ہونگے کہ کیا کوئی ملکی امر یا کوئی مشورہ در پیش تھا یا سرکار انگریزی کو اسمیں کوئی لالچ مد نظر تھا۔ اس موقعہ پر ہم فرنڈ اف انڈیا کے مضمون کا خلاصہ پسند کرتے ہیں جو ۱۰ جولائی گذشتہ کو طبع ہوا تھا۔ صاحب اخبار کا خیال ہے کہ لارڈ گرینول اور شاہ کی اول ملاقات پر یہاں ایک وعدہ ہوا تھا جسکے علاوہ آمد کے لئے اغلب ہے کہ مقام شملہ تجویز ہوا ہو اور جلد بعد مقام برلن میں بذریعہ تار برقی یہہ خبر شائع ہوئی کہ انگلستان پھر ایک بھاری منصوبہ باندھنے لگا ہے اور پھر جھٹ روسکی اخبار نویسوں نے بایما شاہ روس انگلستان کے پرلے درجہ کی ہجو کرنی شروع کردی۔ یہہ تو ظاہر ہے کہ شاہ اپنے ملکی دنگہ فساد سے تنگ آگیا تھا۔ کچھ سالوں سے اُسکی ملکی آبادی کم ہوگئی تھی۔ مذہبی اختلافوں سے ملک میں تفرقہ تھا فوج بھی کسیقدر کمزور تھی۔ متواتر خشک سالی اور قحط نے ملک کو تباہ کر رکھا تھا اور اوپر سے روسیوں کے اندیشہ نے رہا سہا دم خشک کیا ہوا تھا بعد اندیشہ شاہ نے سمجھا کہ اندریں صورت بادشاہت ایران کا قایم رہنا بجز رفاقت و اعانت کسی اور قوی سلطنت کے داخل محال ہے اور اس مطلب کے واسطے اُسنے سلطنت انگلستان کو ہی انتخاب کیا۔ روسی اخباروں کا غصہ اور لاف زنی دیکھ کر انگلستان میں پہنچا اور انگریزی گورنمنٹ کی جانب درخواست کی کہ شاہ روس کو اپنے عہد سے پھرنے نہ دیا جاوے اور اُسکا مستقل قبضہ خیوا میں نہ ہونا پاوے اور شاہ خود بھی اس معاملہ میں بہت مدد دیسکتا ہے۔ وہ روسیوں کے حالات سے بخوبی واقف ہے اور وسط ایشیا کی سب طاقتوں سے معزز ہے صرف تھوڑا سا روپیہ اور ایک آدھ انگریزی جرنیل اور قریب ۵ ہزار گورہ سپاہیوں اور چند توپخانوں کے اُسکو چاہئے تو وہ روسیوں کا خیوا میں ناک دم کرسکتا ہے اور جب لارڈ نارتھ بروک کی اسقدر مسلح فوج طہران میں موجود رہی تو قیصر روس کی کیا مجال کہ اُدھر روم میں یا اُدھر افغانستان میں قدم رکھسکے۔ اور پھر ہندوستان کو بھی کسی طرحکا خوف نہ ہے کیونکہ ہندوستان کا ایرانی دوست ایسے معاملہ کی ایک سال بھر آگے خبر دے سکتا ہے جس عرصہ میں بہت کچھ تیاری ہوسکتی ہے اور اُس وقت اگر ہم چاہیں تو ہندوستان کے کل مسلمان ہماری مدد کے لئے تیار ہونگے۔ بعض ہمارے ہمعصر خیال کرتے ہیں کہ ہندی محمدیوں میں زیادہ سنت جماعت کی کثرت ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ کثرت خواہ کسی کو ہو وہ سب بلحاظ روم کے مقابلہ میں بہ سبب مخالفت خلفاء اسلام متحد ہیں سلطنت نظام دکن شاہ ایران کو اپنا مذہبی امام جانتی ہے اور اُسکے قرب و جوار میں بھی کوئی قصبہ ایسا نہ ہوگا جہاں حسنین کی تعزیہ داری نہ ہوتی ہو پس اغلب ہے کہ ایران کی حمایت سے وہ کبھی روگردانی نکریں۔ البتہ اُس حالت میں گورنمنٹ ہند کو ایران کا محافظ بننا پڑیگا اور کیوں ایسا نہ ہو جبکہ دس برس آگے سے ہی یہہ خیال ہو رہا ہے کہ اگر روس کا ارادہ ایران پر فوج کشی کا پایا جاوے تو گورنمنٹ انگریزی کو ایران کا محافظ بننا یا اُسکو اپنے متعلق کر لینا ضرور ہوگا۔ اسمیں تو شک نہیں کہ شاہ خود اپنی حفاظت کسی طور نہیں کرسکتا اور ویسا ہی اگر ایران پر روس قابض ہوگیا تو پھر ہندوستان کا بچاؤ محال ہو جائیگا ایران کی حفاظت کچھ مشکل امر نہیں ہے جبکہ ہند ایک لشکری سلطنت ہے اور ہند کی اسمیں کچھ کمی نہیں۔ اور نہ کوئی پارلیمنٹ نہ اخبار اسکی تجویزوں کی مزاحم ہوسکتی ہے ہاں یہہ کہو کہ اس مہم میں خرچ اور تکلیف بہت سہنی پڑیگی چنانچہ خلیج فارس میں جہاں قلع گویا تنور میں پڑکر مرجاتے ہیں بحری فوج کے جنگی جہاز موجود رکھنے ہونگے اور بہت سی رجمنٹ ملٹے گوروں کا قیام بمبئی میں ہونا چاہئیگا۔ مگر جب کلکتہ اور طہران کار کام کرینگے تو خیوا بخارا افغانستان وغیرہ خود بخود شامل ہوگئے اور ہماری سرکار کو بہت سی مدد دینگی۔ آخر میں ہم کہتے ہیں کہ اگر ہماری سرکار نے شاہ ایران سے ضرور ایسا عہد کرلیا ہے تو یہہ عہد نتیجہ ہوگا اور ہماری سرکار نے ایک بڑی بھاری ملکی کھیل کھیلی ہے اور اگر یہہ نہیں تو ہم کہینگے کہ ایک مشرقی شاہ کی مہمانداری میں ایسی کوشش ہوئی جسکے وہ لایق نہیں تھا ہاں البتہ ہمارے کم سے کم ساٹھ لاکھ ہندی محمدیوں کی خوشی کا باعث ضرور ہوا ✢

ہمارے شہر میں انجمن کیوں نہیں مقرر ہوتی اور کونسی تدبیر ہی جس سے یہہ مراد پوری ہووے

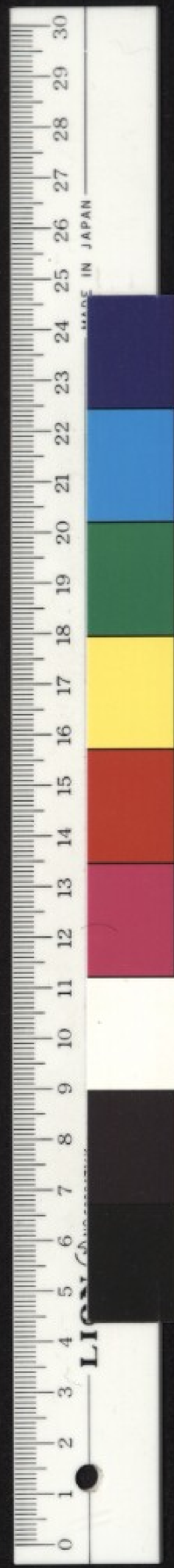
مجموعہ خوبیہائے بیکران صاحب مہتمم نورافشاں سلامت - تسلیم قبول فرمائیے - خط سابقہ میں بندہ نے اُن غلطیوں کو جو در باب قایم کرنے انجمن کے خود ہائے ممبران سے ظہور میں آئیں اور اُن تدابیر کو جنکے ذریعہ سے یہہ بھاری اور مفید کام اِس شہر میں شروع ہو جائے بطور نصیحت اور صلاح کے عرض کیا تھا لیکن خیرخواہ خلایق صاحب نے اپنی کج فہمی سے اُسکو برعکس سمجھکر اور ہی ڈھنگ جمایا اور صاحب مجمع البحرین نے خفا ہو کر ہی برآن اپنی تیز قلم سے اُس تحریر پر ایک عجیب حاشیہ چڑھایا ہے اور الفاظ ناموزون اور ناشایستہ جو اُنکی شان سے بعید ہیں ہماری نسبت ارقام فرمائے خیر اُنکی اِس تحریک سے ہماری یہہ مراد نہیں ہو کہ کسی طرحسے بحث کیجائے اور نہ کسیکے دلکو رنج پہنچایا جائے بلکہ بخط سابقہ کے تحریک کی تصدیق اور خیرخواہ خلایق صاحب کی تحریر کا امتیاز حاضرین جلسہ و اہالیان شہر و خود ممبران انجمن کر سکتے ہیں ہم اِسبات کا انصاف اُنہیں کی رائے عالی پر چھوڑتے ہیں خواہ وے کیسی ہی راہ دیویں مگر باوجود اسبات کے ہم پھر وہی صلاح دیتے ہیں کہ جب تک رؤسا و علما کا مجمع کیا جائے اور ممبر انتخاب نہ کئے جاویں اور شروع میں چندہ کا ذکر نہ کیا جائے اور دیگر امور معقول باہم بحث نہ کی جائے تب تک کچھ بھی نہیں ہوگا - کیونکہ جب امورات مذکورہ بالا قرار پا جاوینگے تب استقبال قبیح رسومات کی بآسانی ہو سکتی ہی - جیسے کہ پہلے ہی جلسہ میں عجیب حرکات اور بھاری غلطیاں بظہور آئیں کہ دفعتاً دو رسومات کا ذکر آ پڑا حالانکہ انجمن کا نام بھی نہ تھا اور فرد چندہ پیش کی گئی جس سے یہہ مطلب اہم ہاتھہ سے جاتا رہا اور ناکامیابی و ندامت حاصل ہوئی ہیں اگر میری رائے ناقص کے موافق تجویز کی جائے اور بعد اُسکے تجویز ممبران مینیجنگ کمیٹی اُسکی تعمیل ہو تو انجمن کے قرار پانے میں کچھ بھی شبہ نہیں ورنہ ہماں آش در کاسہ کی مثل راست ہوگی جیسا دوسرے وغیرہ جلسوں سے مشاہدہ ہوا کہ ممبر قرار دادہ بھی شامل نہ ہوئے چاہا تھا کہ کل خط خیرخواہ خلایق صاحب کا جواب معقول اور دندان شکن دیا جائے مگر دوراندیشی سے جنے اپنے دوستوں پیچ و لچر کلمات کا بیان کرنا بعید سمجھکر اسی پر اکتفا کیا العاقل تکفیہ الاشارت اُمید کہ خیرخواہ خلایق صاحب مع اپنے حامیان کے و نیز صاحب اڈیٹر مجمع البحرین براہ مہربانی تہذیب کے خلاف قدم زن نہونگے - اور چونکہ ہمارا شیوہ راست گوئی اور راست بیانی کا ہی ہم حقیقت حال کے اظہار سے باز نہیں رہ سکتے خواہ اپنی حیثیت اور گمان کے مطابق ہماری نسبت کوئی کچھ ہی لکھے اِس لئے کہ سچ سب کو بُرا لگتا ہی - اُمید کہ اِن سطور کو زیب صفحہ نورافشاں فرماکر راقم کو ممنون فرمائیے زیادہ نیاز +

الراقم راست گو

نورافشاں - ہم خیرخواہ خلایق اور راست گو صاحب کی تحریر کی منصفی کرنی نہیں چاہتے لیکن جہاں تک ہماری سماعت میں پہنچا اِسبات میں شک نہیں ہو کہ شروع ہی میں کارکنان انجمن سے کئی ایک امور میں غلطیاں ظہور میں آئیں اِسلئے کہ اُنہوں نے بجائے اِسکے کہ ممبران کو انتخاب کریں اور انجمن کو قرار دیں پہلے ہی انجمن کا کام کرنا چاہا اور فرد چندہ پیش کردی جس سے حاضرین جلسہ طایروں کی طرح پرواز کر گئے گویا اُنکے زعم میں انجمن عرصہ سے قایم ہو چکی تھی ہم نہایت ہی خوش ہیں کہ مثل اور شہروں کے یہاں بھی انجمن کی بنیاد ڈالی جائے اور علمی چرچا ہو اور انسداد قبیح رسومات کی عمل میں آوے مگر تاوقتیکہ تدابیر معقول جیسے راست گو صاحب کے خط میں مندرج ہیں جس بات میں ہم بھی متفق ہیں نہ کیجائیں اِس بھاری کام کی بنیاد رکھنی امر محال سے نظر آتی ہی +

دادوپور کے پُل کی بے انتظامی

ہمارے ایک شفیق مصطفےٰ آباد ضلع انبالہ سے رقمطراز ہیں کہ اتفاقاً سے ایکروز مقام دادوپور میں میرا جانا ہوا یہہ جگہہ متصل علاقہ سرکار کلسیہ کے ہی یہاں نہر چلتی ہی اُسکے اوپر جو پُل بندھا ہی اُسکو ساتھہ در و بولتے ہیں وجہ حقیقت زیادتی پاٹ کے سبب اُسکے ساتھہ دروازہ ہیں ستونوں کے اوپر ایک ایک تختہ رکھا ہی اگرچہ پانی کم رہتا ہی تاہم زور شور اور آواز سے گونجتا رہتا ہی اُسکی لاگت پر بہت سا روپیہ صرف ہوا تھا اور دانشمندی اور تدبیریں بھی صاحبان انگریز کی روپیہ سے زیادہ خرچ ہوئی تھیں - جو شخص تجربہ کار یا اُس نواح کے باشندہ ہیں وہ تو اُس پُل سے بے خوف و خطر گذر جاتے ہیں مگر جو ناواقف اُس پر سے گذرتا ہی نہایت خوف کہاتا ہی پانوں رپٹنے کا ڈر گرنے کا خطرہ ہوتا ہے ہیں کہ کئی آدمی اوپر سے گرے بھی گو وہ مرے تو نہیں مگر پارچہ وغیرہ اُنکے صدمہ پانی سے ضرور بہہ گئے اور کسی کے ضرب بھی آئی - دریافت کرنے سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ جسوقت کوئی انگریز یا اعلیٰ افسر اُسطرف سے عبور کرتا ہی دو دو تختہ اور ڈالکر آسانی کردی جاتی ہی چونکہ سرکار کے نزدیک گورے کالے سب برابر ہیں براہ آرام دہی مردمان اُسکا ایسا بندوبست ہونا چاہئے کہ کسیکو تکلیف نہ پہنچے - لہذا گذارش پرداز ہوں کہ اگر حضور نوشیروان زمان جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر ممالک پنجاب اِس عرضداشت پر توجہ مبذول فرماکر اُسکا انتظام فرماویں تاکہ عوام کے واسطے یہہ تکلیف رفع ہو جاوے - سوائے تکلیف مندرجہ بالا کے ذرا سی یہہ بھی اذیت ہی کہ ایسے بارونق مقام میں ڈاکخانہ بھی نہیں اور نہ قصبہ چھچھرولی جو یہاں سے نزدیک سردار بشن سنگھ صاحب رئیس کلسیہ کے بود و باش کی جگہہ ہی ڈاکخانہ نہیں اِس لئے لوگوں کی اِس قسم کی دقت ہی اگر اِس مقام پر ایک شاخ ڈاکخانہ کھولدی جاوے تو خطوط کی بہت آمدنی ہو اور اعلیٰ و ادنیٰ کو بھی آرام ملے مگر اِس تکلیف کا رفع کرنا صاحبان ڈاک کے تہد میں ہی اگر حضور جنرل پوسٹ ماسٹر صاحب بہادر ممالک ڈاکخانجات پنجاب غور فرماویں تو بے شک یہہ آرام لوگوں کو مل سکتا ہی نہیں



آرام کا نام کہاں اور کون اِس حال کا پرسان +

اخبارات مُلکی وولائیتی

کراچی۔ ایک کارخانہ میں مسٹر رصاحب ملازم انجنیر ہمراہ ایک ہندوستانی کے ایک دونالی بندوق کا جو سندوق سے لگائی تھی ملاحظہ کر رہے تھے دونوں میں سے کسی کو معلوم نہ تھا کہ وہ بھری ہوئی تھی صاحب نے بطور کھیل کے بندوق پر ٹوپی چڑھا کر گھوڑا کھینچ لیا فوراً اُسمیں سے دونوں گولیاں چلی گئیں اور ایک بیچارہ مستری کے پہلو میں لگیں جو اُسیوقت مر گیا +

سید نور محمد خان۔ ایلچی امیر کابل کو صاحبان انگریز کے ساتھ میز پر کھانے سے کچھ پرہیز نہیں ہے مگر کھانے کے ساتھ کسی قسم کی شراب کا اِستعمال نہیں کیا چونکہ اہل کابل کی غذا بہ نسبت باشندگان اور ممالک کے زیادہ ہے ایلچی موصوف صاحبان انگریز کے کھانے کو بُلبُل کی خوراک کہا کرتا تھا +

نورافشاں۔ ہم نہیں جانتے کہ ہند کے مسلمانوں کو کیوں ایسے تعصب نے گھیرا ہے کہ عیسائیوں کے ساتھ کھانے سے ایسے متنفر ہیں اور دوسرے ملکوں کے محمدی بلا روک ٹوک کھاتے ہیں مثلاً ایلچی موصوف و ایلچی یارقند وغیرہ باوجودیکہ قرآن میں اہل کتاب کے ساتھ کھانیکی ممانعت نہیں ہے تاہم وے مثل ہنود کے اپنی بزدلی دکھلاتے ہیں +

پونا۔ پونا میں شادی میلہ کے موقع پر جو ۲۰ و ۲۱ جولائی کو واقع ہوا ایک گوسائیں جو اپنے دیوتا دتوواتے سے نہایت ناراض ہوا ایک بڑا بھاری پتھر لیکر مندر کے اندر گیا اور زور سے اُس دیوتا کی مورت پر مارکے اُسکی دونوں ٹانگیں توڑ ڈالیں جب وہ بیکس دیوتا کی مورت گرنے لگی پوجاری نے اُس کی مدد کو جا کر گرنے سے روکا اور تھمی کے ذریعے اُسے کھڑا کر دیا پھر شور و غل مچا کر اُس گوسائیں کو خوب زد و کوب کی اور پولیس نے اکر اُسے گرفتار کر لیا اِتنے میں وہ مجرا دیوتا جو آسمان و زمین کا مالک کہلاتا آیا تھا بموجب اعتقاد ہنود کے مر گیا +

روایت ہے کہ یہہ مورت دتووا کی کسی اِنسان کے ہاتھ سے نہیں بنائی گئی اب دیکھا چاہئے کہ پیروان دتووا آیندہ اِس مورت کی یا زندہ خدا کی پرستش کرینگے +

ہیضہ۔ ٹیمس آف انڈیا میں مرقوم ہے کہ ہنکانگ میں ایک ہیبتناک قسم کا ہیضہ ہیں۔ وہ ہے جسکے ساتھ خونی قے ہوتی ہے شہر کے باشندوں میں سے فی روز دو سو ہلاک ہوتے ہیں شہر کی چاروں طرف کو وہ مجتمع ہو گیا ہے اسیواسطے معلوم نہیں کہ کہانتک یہہ مرض مُہلک پھیل گئی ہے +

جیپور۔ وحمنس اخبار کے کارسپانڈنٹ کی تحریر ہے کہ ماہ گذشتہ کے اختتام پر تمام ملک کے گرد و نواح میں لال بالدار قسم کی کڑی نمودار ہوئی کہتے ہیں کہ اُسنے ہر ایک سبز شے کو چٹ کر لیا +

جزایر سینڈوچ کی آبادی ۱۸۹۶ء میں صرف ۱۰۹۰۲۰ شمار ہوئی تھی اُن میں سے ۳۹۰۴۴ اصلی باشندے اور ۸۴۸۵ دوغلے باشندگان ممالک غیر ۶۶۳۰ جن میں سے ۱۹۳۸۰ جینی اور ۱۰۸۰۸ اہل امریکہ تھے ۱۸۹۶ء سے اصلی باشندگان سے ۲۲۶۹ کم ہو گئے اور غیر ملک کے باشندوں میں ۱۱۷۷۲ کی ترقی ہوئی

تعلیم نسوان۔ ویس روس میں جو ایک قومی مجلس واسطے تعلیم نسواں کی ہر ایک فریق کی منعقد ہوئی وہاں ایک عورت ذات کی برہمن عمدہ لباس پہنے ہوئے موجود تھی اور اُسکے منہہ پر نقاب نہیں تھا معلوم دیتا ہے کہ اس کام میں وہ نہایت ہی خوش تھی اُسکے ساتھ ایک برہمن امیر اہل یورپ کا لباس پہنے ہوئے تھا +

ترجمہ انجیل بزبان جزایر گلبرٹ۔ ماہ اپریل کو مسٹر بنگم صاحب نے مقام ہونولولو سے لکھا کہ انجیل کا ترجمہ جزایر گلبرٹ کی زبان میں کل پورا ہوگا اور چھپ کر تیار ہو جائیگا اور شام کے وقت اِسلام کی شکر گذاری کے لئے بورڈ کی مجلس کے ساتھ جمع ہو کر عبادت کیجائیگی کہ میری زندگی بچ رہی اور میرے جسم میں ایسی صحت اور طاقت رہی کہ میں کے لئے میں اِس خدمت کو پورا کر سکا +

تعداد عیسائیان جزیرہ مدغاسکر۔ جزیرہ مدغاسکر کی آبادی کبھی باصحت دریافت نہیں ہوئی ہے الیس صاحب نے اپنی تواریخ میں ۴۴۴۵۰۰۰ شمار کیا کا نسل کمپنم صاحب نے ۵۰۰۰۰۰ اُن میں سے ۵۰۰۰ عیسائی بار بلی ڈو ولوکیج نے صرف ۲۰۰۰۰۰۰ اور ڈاگر ینڈیڈیر نے بعد بہت سی تفتیش کے ۲۰۰۰۰۰۰ سے کچھ زیادہ تعداد بیان کی اور اب عیسائیوں کا شمار ۲۰۰۰۰۰ سے کم نہیں ہے جو اِس جزیرہ کی ملک کے عیسائی ہوئے کنارہ کے اصلی باشندے روز بروز کم ہوتے جاتے ہیں اُس جزیرہ کے نصف شمالی مشرقی حصہ جو نہایت خوبصورت اور زرخیز ہے ہووس لوگوں سے آباد ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ قوم اہل ملایہ کی نسل سے ہے +

شاہ فارس۔ کہتے ہیں کہ شاہ فارس کے سب سے قیمتی لباس کی قیمت ڈیڑھ کروڑ روپیہ ہے +

چینی لغات۔ چینی اخبار سے منکشف ہوا کہ ڈاکٹر ایس ڈبلیو ولیمس صاحب نے قریب چالیس برس کے اُس ملک میں رہنے کے بعد ایک چینی لغات تیار کی ہے اُس کتاب کے ۱۱۵۰ کوارٹو صفحہ ہوگئے جنمیں ۱۲۵۰۰ چینی الفاظ مندرج ہیں +

نسخہ قدیم۔ برٹش میڈیکل جرنل میں ذکر ہے کہ پروفیسر امیر صاحب باشندہ شہر لیپسک چند عرصہ کے لئے جب مقیم مصر تھے اُنہوں نے ایک پرانا نسخہ پایا ہے جو ۳۴۰۰ سال سے کم مدت کا نہیں ہے اُسکے ورق ۱۱۰ ہیں مگر ایک حرف نقصان نہیں ہوا ہے ملک مصر کے قدیمی علم طب کا بیان اُسمیں ہے جسمیں انسان کی مختلف امراض و علاج کا ذکر ہے ۹ ورق میں آنکھ کی بیماری کا حال ہے جس فن میں قدیمی مصر کے لوگ سب سے زیادہ ہوشیار تھے کہتے ہیں کہ بادشاہ سکسنی نے اِس نسخہ کو واسطے کتب خانہ یونیورسٹی شہر لیپسک کے پایا ہے +

حکم جدید۔ آگرہ کی اخبار سے معلوم ہوا کہ پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ نے یہہ منظور کیا ہے کہ ڈمری ٹریننگ اسکول میں عیسائی طلبا کی تعداد واسطے تعلیم فن دستکاری کے بڑھائی جاوے یعنے بیس سے تیس تک اور وظیفہ چوارمی فی طالب علم کو آٹھ روپیہ ملیگا جسمیں ایک روپیہ اُنکے متعلقین سے لیا جائیگا +

کشمیر۔ خبر ہے کہ ایلچی فارس و کپتان ٹرلی صاحب سفیر یارقند سری نگر میں پہنچ گئے ہیں مہاراجہ صاحب بڑی سعی فرماتے ہیں کہ مسٹر فورسائتھ صاحب کے سفر کے لئے سامان رسد بہم پہنچایا جاوے +

ارجاع نالش۔ اخبارات میں ذکر ہے کہ ایک صاحب اہل امریکہ گورنمنٹ بمبئی پر چوہتر ہزار روپیہ کی نالش دائر کرینگے +

انعام۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے منظور کیا ہے کہ ایک قبضہ شمشیر مع پرتلہ عنایت النا صاحب موہن سنگھ کو بعوض اُن خدمات کے جو اُنہوں نے واسطے گرفتاری ڈاکوان ڈاک راجپوتانہ کے عمل میں لائے عنایت کیا جائے +

مسٹر کوان صاحب۔ ۱۰ اگست کو لاہور سے روانہ انگلستان ہوگئے اغلب ہے کہ پھر ہندوستان میں واپس نہیں آوینگے صاحب موصوف سے کل صوبہ پنجاب کے باشندے خصوصاً اہل یورپ جو ہندوستان میں ہیں خوش رہے اور اُنکا اس ملک میں جہاں بیس برس سے زیادہ تک ایمانداری اور وفاداری سے کام کیا ہمیشہ تک یادگار رہیگا +

مقام اجنالہ ضلع امرتسر میں خاص ہسپتال میں رات کو تحت ہیڈ ڈاکٹر کے زنان خانہ سے کچھ ڈرشنا ناوہ گرفتار ہوا ہیڈ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ چوری کرنیکے واسطے آیا تھا [illegible] ثانی کہتا ہے کہ اسکی عورت سے میری آشنائی تھی اب مقدمہ بجناب آغا کلب عابد خان صاحب بہادر مجسٹریٹ درجہ اول کے دائر ہے دیکھئے کیا فیصلہ ہوتا ہے ازابتدائے یکم جولائی تا غایت ۳۰ جولائی شہر میں ۳۱۴ پیدا ہوئے اور ۱۸۶ فوت ہوئے اس سے بھی موت کی زیادتی ہے +

سرحدی خبریں

کارسپانڈنٹ پبلک اوپینین پشاور سے رقمطراز ہے کہ ضلع کوہاٹ کے ایک گاؤں کے باشندگان میں باہم ایک لڑائی ہوئی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے اس خبر کے سنتے ہی مظفر خان کو موقع واردات پر لوگوں سے ہتھیار لینے کی غرض سے بھیجا اُنکے منزل مقصود پر پہنچتے ہی وہ لوگ مقابلہ سے پیش آئے اور ہتھیار دینے سے انکار کیا۔ یہہ خبر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی خدمت میں بھیجی گئی سنتے ہیں کہ صاحب موصوف نے شہزادہ سلطان خان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کو اُسی مطلب کے واسطے روانہ کیا ہے تاحال نتیجہ معلوم نہیں ہوا +

کارسپانڈنٹ ڈیرہ اسماعیل خان خبر ذیل لکھتے ہیں کہ کچھ مسافرین زرقہ اوزبک اور باشندگان ریاست ضلع کٹک کے کوران میں کو جارہے تھے ۲۰ جولائی کو جب بمقام زکمنی پہنچے رات کے وقت اُن پر فرقہ حاجی کی ایک غارتگر گروہ نے جو علاقہ امیر کابل میں رہتے تھے حملہ کرکے بعضوں کو اُن میں سے بیرحمی سے ستایا اور قتل کیا اور اُنکا مال و اسباب لوٹ لیا جب اس غمناک واقعہ کی خبر حاکم کورم نے سنی فوراً ایک گروہ دو سو سواران کا ماتحت عطا محمد خان کے علاقہ حاجی میں روانہ کیا تاکہ اُنکو سخت سزا دیجائے فرقہ حاجی کے لوگ اُنکی آمد کی خبر سنکر بھاگ گئے اور گاؤں کو اُنکے اختیار میں چھوڑ گئے جنہ اُسکو جلاکر خاکسیاہ کردیا عطا محمد خان نے اس واردات کا حال امیر کابل کی خدمت میں عرض کیا ہوا ہے نتیجہ کا منتظر ہے +

یہہ بھی لکھا ہے کہ شنواری کے ملک حکیم خان اور فیروز خان حاکم لال پورہ کے مابین جنگ ہوا ہے اور نیز ایک سخت خونریزی مابین فرقہ خروتی اور سلیمان خیل کے واقع ہوئی طرفین سے بہت سی جانوں کا زیان ہوا فرقہ خروتی نے شکست کھائی اور امیر کابل کے اہلکار اس معاملہ کی اصلاح کرنیکی غرض سے گئے ہیں +

لودیانہ ایک مسلمانی عورت سکنہ تلونڈی رائکوٹ اپنی دختر شیرخوار کو اپنے خاوند کے یہاں چھوڑ کر اپنے آشنا کے ساتھ نکل گئی اب حسب دفعہ ۴۹۷ تعزیرات ہند عدالت سے اُسکو سات مہینے کی قید ہوئی افسوس ہے کہ اُسکے آشنا کو جو ایک کانسٹیبل تھا کچھ بھی سزا نہ ہوئی +

ہفتہ گذشتہ میں ایک بوچڑ کو بیمار گھوڑیکے گوشت فروخت کرنیکی علت میں ۵۰ جرمانہ ہوا۔ ہم اس موقع پر کارروائی ممبران میونسپل کمیٹی پر نہایت ہی افسوس کرتے ہیں اور رئیس حیران ہیں اسلئے کہ قریب تین مہینے کا عرصہ ہوا کہ کمیٹی میں یہہ بات قرار پائی تھی کہ ایک ذبح خانہ بنوایا جائے جہاں جانور بعد نگرانی کے ذبح کئے جاویں اور ایک انسپکٹر بہ تنخواہ معقول اس کام کے لئے مقرر کیا جائے چنانچہ اس تجویز کو صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے بھی منظور کرلیا تعجب کی بات ہے کہ باوجود انقضائے اسقدر عرصہ دراز کے اس امر میں کچھ بھی انتظام ظہور میں نہ آیا بلکہ نتیجہ جسکا یہہ ہوا کہ بوچڑ نے گھوڑا بیمار ذبح کیا اور ۵۰ جرمانہ بھرا اگر تعمیل اُس تجویز کی ہوجاتی تو کیوں ایسا ہوتا جب ایسے امورات رفاہ عام میں اسقدر غفلت اور پہلوتہی کیجاتی ہے جو حفظان صحت کے لئے ازبس مفید ہیں تو اور کونسے کام ہیں جنمیں توجہی اور سرگرمی دکھلائی جاتی مناسب ہے کہ صاحبان موصوفین اسقدر استغنائے اور لاپروائی کو اپنے مزاج میں گوارا نہ رکھکر ایسے امر اہم کیطرف جلد متوجہ ہوا کریں تاکہ ہر کہہ و مہ اُنکے حسن انتظام کا ثناخوان ہو +

ہاں اگر انتخاب دفتری انسپکٹر کے باب میں ابتک کاہل رہا تو ہم صلاح دیتے ہیں کہ مرزا امیر بیگ ہیڈ ڈاکٹر کو جو ایک نہایت معزز حلیم الطبع نیک نیت اور تجربہ کار ہیں اور پہلے بھی کچھ عرصہ تک شہر کی نگرانی پر تعینات رہ چکے ہیں اس کام پر مقرر کئے جاویں ہمکو یقین ہے کہ مرزا صاحب موصوف اپنے فرض کو کمال وفاداری سے پورا کرینگے +

خلاصہ اخبارات تاربرقی از ۶ - تا ۱۳ اگست ۱۸۷۳ء

لنڈن میں ایک سخت قسم کا بخار پھیل رہا ہے **جرمنی** - شہر ہمبرگ میں حضرت ہیضہ کا زور ہے **روس** ایلچی کاشغر کی سینٹ پیٹرزبرگ میں بڑی خاطر و تواضع ہوئی **فرانس** کونٹ ڈی شامبورڈ نے شاہ فرانس کا خطاب منظور کرلیا ہے **ہسپانیہ** جرنیل سپہ سالار ہوکر کارتھیبا میں تھا واپس طلب کیا گیا۔ جنرل کانٹریرا نے رہائی پائی اور اُنکے ہمراہی جو قریب دو ہزار کے تھے میڈرڈ کی طرف چلے گئے پر راستے میں فوج سرکاری سے شکست کھائی جنرل کانٹریرا بھاگ گیا خیال کیا جاتا ہے کہ مفسدہ اب فرو ہو گیا۔ شمال میں ایک فوج واسطے کارلسٹوں کے بھرتی کیجاتی ہے کارلسٹوں نے شہر بلباؤ کا محاصرہ کیا ہے کانٹریرا نے پھر کارتھیبا میں دخل پایا ہے۔ **امریکہ** شہر پورٹ لینڈ صوبہ مین میں آگ لگی جس سے تیرہ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا اور دریائے پوٹومیک میں ایک جہاز دخانی جل گیا اور چالیس آدمی ہلاک ہوئے

کلکتہ بمقدمہ مسٹر گارڈی صاحب و کرنیل اگ صاحب عدالت سے کارڈی صاحب پر ڈگری سو خرچہ ہوئی +

خط

مہربان مہتمم صاحب اخبار نورافشاں سلامت - بعد سلام شوق واضح رائے نورپیرائے کے ہو کہ افسوس علمائے اسلام جو کہ تمام دنیا میں لوگوں کے روبرو صادق و راستگو ظاہر ہوتے ہیں یکبارگی اس زمانے میں صدق کی راہ سے پھر کر خلاف کی دلدل میں پھنس گئے ہیں گو اسکا یہہ ہو کہ تھوڑے دن ہوئے کہ اخبار عام میں یہہ خبر دروغ اثر میرے پڑھنے میں آئی صاحب اخبار لکھتے ہیں کہ لاہور کے پادری صاحب جو پہلے تہذیب اخلاق میں مشہور اور علم میں معروف تھے اپنی عادات خصوصاً مسایل مذہبیہ کے برخلاف ہوگئے چنانچہ ایک پادری صاحب نے ایک معزز مسلمان کو طمانچہ مارا صاحب اخبار نوشاید اس موقع پر حاضر ہونگے یہہ دروغگوئی اُنکی طرف رجوع نہیں کرتی مگر کسی راستگو مومن نے اُنکو یہہ خبر پہنچائی کہ اُنہوں نے درج اخبار فرمائی مسلمانوں کو مناسب ہو کہ اُسکا حقہ پانی بند کریں کیونکہ وہ کاذب ہو اور کاذبوں کی شان اپنے قرآن میں دیکھیں کذب اسکا میری تفصیل سے واضح ہوگا عقلمندوں پر ظاہر ہو کہ اگر کوئی شخص مکان بناتا ہو تو بنیاد اُسکی دیواروں کی مقدار موافق رکھتا ہو نہیں تو گرنے کا خوف ہو اسی طرح جب کوئی صاحب کچھ بیان کرتا ہو تو اول اپنے بیان کی عمارت کو سچائی کی بنیاد پر قایم کرتا ہو دوسرا اس عمارت کو بنیاد سے لمبا چوڑا نہیں بناتا پس دیکھا چاہئے کہ اس خبر کے بیان میں صدق کی راہ ہو یا نہیں پھر اُسنے اپنے بیان کی عمارت کو بنیاد سے لمبا چوڑا کیا ہو یا نہیں دانشمند کو میری تفصیل سے واضح ہوگا میں اس موقع پر وہاں حاضر تھا تمام حال بچشم خود دیکھا ہو اور اخبار عام میں درج ہو کہ ایک پادری صاحب نے ایک معزز مسلمان کے منہہ پر سوال کرتے ہوئے سخت طمانچہ مارا اور ارادہ تھا کہ اور بھی مارے مگر اہل اسلام نے بردباری کی اور اُنکی مجلس سے الگ ہوگئے دیکھئے اتنی عبارت میں پانچ غلط گوئیاں میں ظاہر کرتا ہوں - اول لفظ معزز ایک عمدہ صفت ہو جو کہ اہل علم و حرمت اور صاحب عزت و شرافت پر دلالت کرتا ہو پس جو کوئی اس خبر کو دیکھیگا یہی سمجھیگا کہ پادری صاحب نے کسی بزرگ مولوی صاحب علم و دانش کو طمانچہ مارا ہوگا اور حقیقت میں وہ معزز مسلمان ایک مُشٹنڈہ بازجوان نوعمر نہایت درجہ کا نٹ کھٹ تھا دوسرا یہہ لٹکا کر اور مارنے کا ارادہ کیا میں کہتا ہوں دل کا حال سوائے خود کے معلوم نہیں ہو سکتا اور سوا خدا کے کوئی شخص دل کے ارادوں کو نہیں سمجھ سکتا مخبر نے کس طرح صاحب کے دلی ارادہ کو معلوم کیا حالانکہ صاحب کا بیان ہو کہ میرے دل میں اور مارنے کا ارادہ ہرگز نہیں ہوا تیسرا یہہ کہ سوال کرتے ہوئے مارا بے ادبی معاف یہہ تو بالکل اصل جھوٹھ ہو حقیقت یہہ ہو کہ میں اُسوقت کچھ بیان انجیل کا مجمع میں کر رہا تھا وہ جوان اپنی عادت کے موافق ہزل اور تمسخر کے ساتھ میری باتوں پر اعتراض کرنے لگا اپنے دستور کے موافق میں نے اُسکو منت سے سمجھایا کہ یہہ تمہارے بولنے کا موقع نہیں ذرا صبر کرو میں اپنی بات پوری کرکے تمہاری بھی سُن لونگا مگر اُس گستاخ بے ادب لڑکے نے میری منت کو قبول نکیا بلکہ زیادہ شور و غل مچانے سے مجھے بولنے سے بند کردیا آخر کو جماعت کے حلقہ کے اندر آکر میری طرف پیٹھ پھیر کر لوگوں کو بیہودہ ہزل کی باتیں سنانے لگا اُسوقت پادری صاحب نے جو کہ میرے ساتھ تھا البتہ ایک آہستہ دہپڑ اُسکو مار کر چُپ کرایا چوتھی یہہ کہ مخبر کہتا ہو کہ وہ طمانچہ سخت لگنے زور سے تھا اور وہ ایسا ہی آہستہ تھا جیسا میں نے بیان کیا غرض اُسے ذرا کر چُپ کرانا تھا دشمنی پانچویں یہہ اسکو غور سے کان لگا کر سُننا چاہئے کہ مخبر خوش طبع نے اپنے مجنوں کے حق میں لکھا ہو کہ اہل اسلام بردباری کرکے ہماری مجلس سے الگ ہوگئے یہہ سب سے زیادہ تر غلط گوئی ہو اگر معزز کذب اسکا نام رکھا جائے تو بہت مناسب ہو شاید اُنہوں نے ہنسی کے طور پر داخل خبر کیا ہو حقیقت یہہ ہو کہ جسوقت صاحب نے اُس نٹ کھٹ لڑکے کو نصیحت دی اُسوقت اہل اسلام کے بیس تیس بہادروں نے ہم دونوں پر ہزارہا گالیاں دیتے ہوئے حملہ کیا چنانچہ ایک نے اُن میں سے کمال جوانمردی سے ذرا دور ہم سے کھڑے ہوکر ہماری ہڈیوں کے توڑ ڈالنے کا وعدہ کیا اور ایک کو میں نے دیکھا کہ اُسنے اپنا جوتا اُتار کے خوب گھمایا گویا کہ تلوار چلاتا ہو اور زبان اُس کی تلوار سے تیز تر اور جوتے سے زیادہ تر چلتی تھی اور ایک اور نے جو مولوی کہلاتا ہو آواز بلند و ہولناک سے ہم پر سور کا اسم شریف لگایا کسی نے کچھ کسی نے کچھ جو دل میں آیا پکارا اور بعض نے حضرت جناب بڑے رسول صاحب کی پیروی کی کہ مارنے اور جہاد کرنے سے شکر ہو کہ باز رہے پھر اوڈیٹر صاحب فرماتے ہیں کہ علماء نصاریٰ ہمیشہ سے تہذیب اخلاق مشہور اور علم میں معروف ہوتے آئے ہیں اس بات کا میں منکر نہیں ہوں اگرچہ پادری لوگ اپنے تئیں پاک و بے قصور نہیں سمجھتے اور نہ فرشتہ ہونیکا دعوی کرتے ہیں مگر تو بھی اوڈیٹر صاحب کا بیان درست ہو کیونکہ لاہور شہر میں پادری لوگ مدت سے لوگوں کی ضد کی برداشت کرتے چلے آئے ہیں اور اُمید ہو کہ آیندہ بھی اسیطرح برداشت کرتے چلے جاوینگے +

الراقم پادری چارلس نیوٹن صاحب

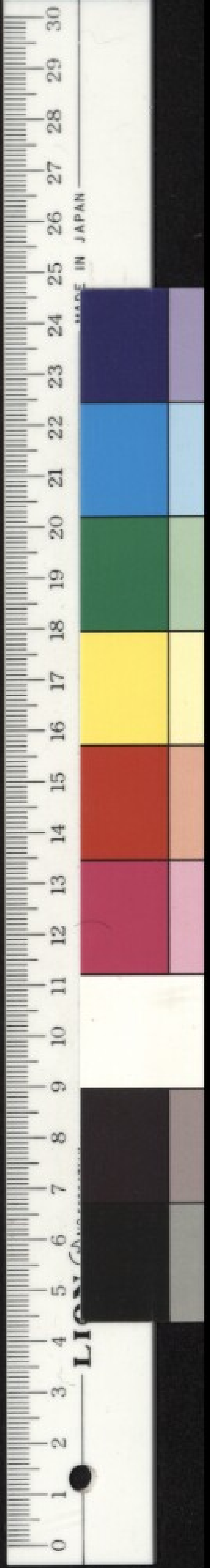
نظر ثانی کتاب صیانت الانسان عن وسوسۃ الشیطان فی رد تحقیق الایمان

مرتب صاحب اخبار نورافشاں سلامت - کچھ آجکل قوموں میں امواج تعصبات بیجا کا پھر شور دکھلائی دیتا ہو کہ جسکے باعث سے کچھ دروغ کو فروغ ملتا ہو - لیکن تا کجا سچ سچ ہو جھوٹھ جھوٹھ ہو بقول شاعر ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا چنانچہ چند دنوں کا عرصہ گذرا کہ اہل اسلام کے ایک نامی گرامی عالم حافظ ولی اللہ صاحب نے ایک کتاب مسمی بہ صیانت الانسان عن وسوسۃ الشیطان فی ارد تحقیق الایمان تصنیف کی ہو معلوم نہیں کہ اسکا مطلب کیا ہو اگر عن بمعنے من ہو تو یہہ مطلب ہوتا ہو کہ آدمی کو بچانا شیطان کے وسوسے سے دل میں آیا تا کہ وہ ایمان کی تحقیق نکرے اور جو عن اپنے ہی معنوں میں ہو تو اُسکے کیا معنے ہیں کہ ایمان کی تحقیق کا رد مصنف سے وقوع میں آوے خیر ناظرین خود اسپر غور کرینگے علاوہ اسکے کتاب مذکورہ کو جو میں نے شروع سے آخر تک دیکھا تو کئی ایک

باتیں مسیحی معتنوں اور دین عیسوی کی تعلیمات کی نسبت مصنف
موصوف نے کتاب ہذا میں غیر صحیح درج کر دیں ہیں جنکا ظاہر کرنا
خاص و عام پر ضرور ہے لہذا مناسب جانا کہ اُنکی نسبت اخبار ہذا میں
چند کلمات بطور ظاہر کرنے حق کے لکھے جاویں تاکہ عوام الناس بھی
عالم موصوف کی شیریں مقال سے محظوظ ہوویں علاوہ اسکے ناظرین
پر نیز یہہ بھی واضح ہو کہ مصنف موصوف کا کتاب ہذا کے لکھنے سے کیا
مطلب تھا البتہ اُس کتاب کے تیسرے صفحہ پر مصنف صاحب تحریر فرماتے
ہیں کہ اب میں سچے دل سے دعا مانگتا ہوں کہ جیسی مجھکو نیت اس
جواب سے صرف پہنچا دینا حق کا ہے ویسا ہی آخر تک وہ مقلب القلوب
ثابت رکھے معلوم نہیں کہ حافظ صاحب کے دل میں بروقت شروع
کرنے کتاب کے کیا خیال گذرا تھا پر یہہ بخوبی دریافت ہوتا ہے کہ
باوجود یکہ اُنہوں نے سچائی دل سے حق کے ظاہر کرنیکا دعویٰ
کیا ہے پر حقیقت میں نہ تو سچائی دل کا اور نہ حق کے ظاہر کرنیکا کتاب
ہذا میں کہیں پتا ملتا ہے اصل میں فرض محال ہے کہ وہ شخص جو
فخر اور خود فروغی کرتا اور اپنی زبان اوروں پر دشنام اور بہتان
لگانے سے روک نہیں سکتا خود حق جو اور راست گفتار اور نیک
نیت صاحب ہو چنانچہ ہم ذیل میں اسی کی تفصیل لکھتے ہیں اوّل
ہم کتاب مذکورہ کے چند اقتباس پیش کرینگے کہ جس سے معلوم ہو
کہ یہہ پہلوان بہادر اسلام کا کس طرح سے مخالفوں کی بے عزتی
کرتا ہے اول تو جاننا چاہئے کہ مصنف موصوف تصدیق المسیح کی
ذیل میں یوں تاکیداً فرماتے ہیں کہ جو ان سوال کا جواب دینا
چاہے اپنی زبان کو دشنام سے روک کے جواب دے پادری فنڈر
صاحب کی شل گالیاں نہ نکالے اگر بطور نمونہ کے حافظ صاحب
ایک فنڈر صاحب کی گالیوں میں سے لکھ دیتے تو ناظرین آگاہ ہوکر
دیسی گالیاں نہ دیتے شاید حافظ صاحب بروقت تصنیف کتاب ہذا
کے اس تاکید کو بھول گئے ہونگے یا لفظ گالی اور دشنام سے آور معنے
نکالتے ہوں اور شاید وہ ان باتوں کو جو اس کتاب میں لکھی
ہیں دشنام نہیں سمجھتے ہونگے لیکن ناظرین بعد ملاحظہ اقتباس
کتاب مذکورہ کے خود منصفی کرینگے اور وہ اقتباس یہہ ہیں اوّل

صفحہ ۲ بعد بیان اسکے کہ اُس روز سے کہ مولوی رحمت اللہ صاحب
نے اکبر آباد میں پادری فنڈر صاحب کے ساتھ بحث کی کیسے
پادری صاحب ہیں ہندوستان میں اتنی جرأت نہ ہو سکی کہ نام
بھی بحث کا زبان پر لاوے پھر مدت کے بعد ۱۲۹۶ھ میں شہر
امرتسر میں عماد الدین پادری نے کہیں سے سر نکالا دیکھئے پادری
پر حافظ صاحب مخالف کی بے عزتی کرکے کیسا فخر کرتے ہیں ہیہات
کہ آگے لکھا ہے اس احقر نے اُسکا ایسا سر پھیرا کہ پھر کبھی پیرا
نہوا اُسوقت سے آج تک پھر کسی نے بھی دم نہ مارا چنانچہ بارہا
یہاں لاہور کے پادری صاحبان مثلاً پادری فرنچ صاحب و
فورمن صاحب و نیوٹن صاحب وغیرہ کے مکان پر اسی تقریب
سے جانیکا اتفاق ہوا مگر کبھو کسی نے نام بھی بحث کا لیا ہو پھر
صفحہ ۳ میں حافظ صاحب اپنی تعریف کے لئے یوں فرماتے
ہیں اب پادری فرنچ صاحب جو اُس سے بھی (یعنے پادری
فنڈر صاحب سے) بہی زیادہ لیاقت رکھتے ہیں وقت ملاقات
کے بید کی طرح مجھ سے کانپتے اور گفتگو سے بھاگتے ہیں شاید حافظ
صاحب نے یہہ باتیں دھوکہ دہی یا اپنی بزرگی کے لئے لکھیں
ہیں بقول شاعر۔ ثنائی خود بخود گفتن نمی زیبد ترا صاحب
یا شاید یہہ بیچارے پادری لوگ بسبب شدت دشنام کے جس
کے دینے میں مصنف صاحب نہایت فصیح ہیں گفتگو سے بھاگتے
ہوں +
چنانچہ آگے زیادہ تفصیل کیجاتی ہے دیکھو صفحہ ۲ مصنف مذکور (یعنے
پادری عماد الدین صاحب) اپنے گھر میں غرور میں آکر کہنے لگے
کہ میری کتاب کا کوئی جواب نہیں دیتا چنانچہ اسی خام خیالی
سے کتاب ہدایت المسلمین اور تاریخ محمدی بھی لکھ ماری
شاید حافظ صاحب مخالفوں کے سب خام خیالات فراست سے
جانتے ہونگے پھر صفحہ ۳ جبکہ مولوی عماد الدین صاحب نے سہو
کاتب کی نسبت اسطرح بیان کیا کہ سہو کاتب سے انجیل کا کوئی
مطلب نہیں بگڑا اور ہم یہی سہو کاتب تحریف کی دلیل اور
کتاب کے غیر معتبر ہونے کی حجت ہو تو چاہئے کہ سارے جہان کی

سب کتابیں غیر معتبر سمجھی جاویں تو اُسکے جواب میں حافظ
صاحب فرماتے ہیں کیسی صریح غلط اور جھوٹھی بات ہے ایسی باتیں
پادریوں کے سامنے کرکے دل خوش کرنا تھا یہاں خصم کے
سامنے کب ان باتی ہیں پھر دو سطروں کے بعد فرماتے ہیں
یہہ کتنا بڑا جھوٹھ ہے یوحنا کی طرح مبالغہ کیا ہے بھلا صاحب یہہ
فرمایئے کہ آپ نے تمام جہان کی کتابیں کب دیکھیں امرتسر کے
مشن کو جہان سمجھے بیٹھے ہو پھر دو سطروں کے بعد حافظ صاحب
یوں فرماتے ہیں آپ نے ناحق اتنا جھوٹھ یہاں خرچ کر دیا ہے
کسی اور جگہ کام آتا آیندہ ایسے غلو کو سوچ کر لکھیں پھر صفحہ
۱۰ و ۲۰ اور یہہ جو آپ فرماتے ہیں کہ اسکو تحریف سے کچھ علاقہ
نہیں میں کہتا ہوں کہ آپ کو عقل سے کچھ بھی علاقہ نہیں پھر صفحہ
۲۷۔ یہہ آپ نے سراسر جھوٹھ لکھا ہے مسیح بیچارے نے اپنے
تئیں ہرگز سید الانبیاء و خاتم النبین نہیں کہا ہاں البتہ آور پیغمبروں کو
چور اور ڈاکو بیشک کہا ہے اس مقام پر تو حافظ صاحب خداوند
مسیح کے نام سے بھی دست بردار نہ ہوئے تو کیا تعجب ہے جو مخالف
کو سراسر جھوٹا بتاتے ہیں پھر صفحہ ۸۶ مجھے آج تک عیسائیوں
کی احادیث کی کوئی کتاب نہیں دیکھی اگر آپکے پاس ہو تو مہربانی
کرکے پیش کریں پھر دو سطروں کے بعد حافظ صاحب فرماتے
ہیں کچھ تو خدا کا خوف کرو کیوں دھوکہ اور فریب بازی پر کمر
باندھی ہے آخر ایک روز خدا کے سامنے ہونا ہے۔ جب حافظ صاحب
کسی بات سے آگاہ نہیں ہوتے تب وہ اُنکو بھی جو اُس بات سے آگاہ
ہیں جھوٹھا بتلاتے ہیں۔ پھر صفحہ ۹۸ فنڈر صاحب کا کیا اعتبار ہے
وہ تو یوں ہی جھوٹھے حوالے دیدیا کرتے ہیں پھر صفحہ ۹۰ صرف آپکے
مددگاروں کے مثل کلارک وغیرہ۔ پھر تین سطروں کے بعد
فرماتے ہیں۔ ایسے دھوکوں سے جاہل پادریوں کو خوش کیا
کرو۔ نہ صرف مولوی عماد الدین صاحب کی ہتک عزتی کرنے پر کفایت ہے بلکہ
اوروں کے نام حقارت سے لیتے ہیں۔ کیا واجب ہے کہ پادری
فنڈر صاحب کے حق میں ایسا کہہ دینا کہ وہ تو یوں ہی جھوٹھے حوالے
دیدیا کرتے ہیں کیا حافظ صاحب مخالفوں کے نام پر لقب بھی



نہ لگاسکے صرف پادری یا صاحب بھی تو لکھتے اور جاہل پادری
لکھو کہتے ہیں کیا اُنکو جو آپکی مانند حافظ نہیں ہیں علاوہ اِسکے
اَور کئی جگہہ بھی حافظ صاحب اسی طرحسے لکھتے ہیں چنانچہ دیکھو
صفحہ ۱۱۱ صرف فنڈر کی کتاب میزان الحق کے دیکھنے سے دھوکہ کھایا
ہو گر آپ نے اتنا نہ سوچا کہ پادری صاحب نے تو خیر دھوکہ اور
فریب سے اپنی عاقبت سنوار لی تھی میں اپنی کتاب کو نقل و تواریخ
مذکورہ سے دیکھئے پادری فنڈر صاحب کی کتاب سے) کیوں گندہ
کروں اور اپنی بے علمی کو عام لوگوں کے سامنے کس لئے ظاہر کروں
پھر صفحہ ۱۷۸ اور یوحنا کے ۱۴ باب آیت ۳۰ کی بابت جو آپ نے
فنڈر کی تقلید کرکے لکھا ہو اگرچہ کل تقریر باعث شرم نہیں لکھی
اُسکا جواب یہہ ہے۔ وغیرہ اِسی طرح مولوی عماد الدین صاحب کو
اکثر پانی پتی لکھتے ہیں اور صفحہ ۱۹۶ اور ۲۲۸ پر تو صرف پانی
لکھتے ہیں۔ اور صفحہ ۱۰۲ کے حاشیہ پر مولوی فقیر محمد صاحب لکھتے
ہیں آپ کس منہہ سے اِس عبارت کو قرآن کی آیات سے
مقابلہ کرتے ہیں اِس سے صاف ظاہر ہو کہ آپکو علم ادب سے
کچھ بھی نہیں آتا۔ شاید مولوی صاحب کے نزدیک مخالف
پر ایسی باتیں کہنا علم ادب کا ایک خاص قاعدہ ہو علاوہ اِسکے
وہ خود اِس سے گئے درجہ بڑھکر مخالف کے دین اور دینی کتابوں
اور مسیحی بزرگوں کی حقارت کرتے ہیں۔ پھر دیکھو صفحہ ۱۰۲ و ۱۰۵
اور یہہ جو کہا کہ مقامات حریری کی عبارت کو علمائے مسیحیہ قرآن کی
عبارت سے بہتر بتلاتے ہیں میں کہتا ہوں کہ اگر علمائے مسیحیہ سے
دان سے ایسے عیسائی مراد ہیں جو پادری کلارک کی کو تُمی کو انسان
سے بہتر سمجھے ہیں تو تو تسلیم ہو ورنہ کوئی صاحب علم ایسی بات نہیں
کہہ سکتا اور کیوں کہے کسواسطے کہ علمائے مسیحی بیچارے تو اُردو
زبان سے بھی معذور ہیں عربی زبان کی لیاقت اُنکو اسدرجہ
کی کہ جس سے ایک کو دوسری کتاب پر باعتبار فصاحت کے
ترجیح دے سکیں کہاں حاصل ہے چونکہ آپ صرف نیت دھوکہ
دہی کی رکھتے ہیں۔ اِس مقام سے معلوم ہوتا ہے کہ عربی زبان
کی لیاقت عیسائی نہیں رکھتے ہیں البتہ مشہور ہے کہ ہر علم وفن

میں اُنکی لیاقت کم ہے۔ مگر برعکس اِسکے حافظ صاحب خود صفحہ
۱۱۱ پر فرماتے ہیں کہ فرانس و جرمنی و ہندوستان وغیرہ میں مدت
سے زبان عربی کی تعلیم جاری ہے اور اِس زبان میں بہت لوگ
عالم فاضل ہوئے ہیں۔ واضح ہو کہ فرانس اور جرمنی کے لوگ
بیچارے عیسائی ہیں۔ پھر صفحہ ۱۱۱ وساوس سے جو پانی پتی
صاحب نے تفسیروں کا نام لگایا تھا عبارات مذکورہ تفسیر سے
دروغ بے فروغ موسوسی صاحب کا ظاہر ہوا۔ پھر صفحہ ۱۴۰
آپ پر لازم تھا کہ وساوس شیطانی سے باز رہتے۔ پھر صفحہ ۱۴
پانی پتی صاحب نے بسبب وسواس دشمن اِنسان کے یہہ لکھا
پھر صفحہ ۱۴ اور پانی پتی جو ایک لچر بات لکھکے دفع الوقتی
کردیا کرتے ہیں۔ اب ناظرین منصفی کریں کہ کیا اہل اسلام
کے نزدیک کسی شخص کی نسبت اِسطرحکے الفاظوں کا لکھنا
صاحب ادب کے لائق ہے اور نہ صرف مخالف صاحب ہی پر بلکہ
اَور عیسائیوں عام اور خاص پر دشنام اور بہتان لگانے میں
یہہ پہلوان صاحب ادب جو دین اِسلام کا ایک خاص چراغ
ہو اپنے تئیں خوش کرتا ہے پھر صفحہ ۱۴۶ پر حواریوں کے حق
میں حافظ صاحب یوں لکھتے ہیں وے صرف چند بیمار اور
بھوکے تھے اور لالچ اور منصب دنیاوی سے مسیح کے پیچھے
ہولئے تھے اور ذہین تو ایسے تھے کہ بیچارے مسیح کی بات کو
بھی اچھی طرح نہیں سمجھ سکتے تھے یہاں تک کہ جب حضرت
مسیح کہیں منادی کرتے اور اُسمیں کوئی تمثیل بیان فرماتے
تو حواری مکان پر آکر مسیح سے اُس تمثیل کے معنے اور مطلب
پوچھ لیتے تھے۔ پھر صفحہ ۱۴۷ پر یہہ آپنے سراسر جھوٹھ لکھا
ہو مسیح بیچارے نے اپنے تئیں ہرگز سید الانبیا و خاتم النبیین
نہیں کہا۔ پھر صفحہ ۱۴۸ پر دیکھو مسیح تا دم حیات ایسی ذلت
اور خواری میں رہے کہ خداوند تعالیٰ اَوروں کو اُس سے
محفوظ رکھے بیچارے دوچار مچھوے جو بالکل مفلس تھے طمع
دنیاوی کے لالچ سے بیشک مسیح کی خوشامد کرتے تھے مگر وہ
بھی سختی کے وقت بھاگ گئے اور ساتھ ہونے سے کیا بلکہ

علم اُنکے سے بھی جھوٹھی قسم کھاکر اِنکار صاف کیا۔ پھر صفحہ
۲۱۹ اُس بڑھی زادے نے تو اپنے آپکو خدا کا بیٹا کہنا شروع
کیا۔ پھر صفحہ ۲۲۰ مسیح بن یوسف نجار بھی عورتوں سے
محبت رکھتے تھے۔ پھر اسی صفحہ پر دو سطروں کے بعد حافظ
صاحب ارقام کرتے ہیں۔ پس جس حالت میں مسیح کے علاقی
بھائی اور خود مسیح بھی قطع نظر محبت عورات سے بُت پرستی
اور خدمتگذاری اور آوارہ واہیات جیسے کہ بدکار عورتوں کے
مال کو اپنے استعمال میں لانا کرتے رہے۔ پھر صفحہ ۲۲۳
کہ اُنہوں نے (یعنے مسیح نے) عمر تینتیس سال ہیں کہ عین وقت
جوانی ہو شادی نہ کی شاید باعث اُسکا آپ یہہ سمجھے ہونگے
کہ وہ نامرد ہوں یا کوئی اور شوق رکھتے ہوں یا بسبب محبت
عورات خانہ بدوش کی اِس سُنت انبیا سے محروم رہے۔ پھر
دیکھو صفحہ ۲۲۴ اور مسیح کی طرف نہیں دیکھے کہ اُنکو نہ لئے
محبت عورات اجنبیہ سے نہ رہو کا اور نکاح کا حکم نہ دیا شاید خدا
جانتا ہوگا کہ اُنکا کام تو بیں جاتا ہو یعنے کھانا اور اَور حوائج
پھر ناحق کی تکلیف کیوں کیجائے۔ پھر صفحہ ۲۲۸ و ۲۲۹ البتہ بات
یوں منجملہ کی کہ کرشن یا کہنیا یا امرؤ القیس زنا کے خاصہ ہیں
تو آپکے داؤد اور لوط کے مطابق اور تعشق عورات اور کثرت
ازدواج کے خاصہ میں دو ذی حقیقی بھائیوں اعنی سلیمان
و مسیح کی مانند۔ پھر صفحہ ۲۴۰ کہ مریم کی نسبت جو یہودیوں
کا یقین ہو اُسکو عقل عقلا بعید از کار نہیں سمجھتی اور دلیل اُن
کی اُٹھہ نہیں سکتی اور عیسائی صاحبان بھی سکوت کے سوا کوئی
جواب نہیں دیتے اِس سے صاف ظاہر ہو کہ حق یہودیوں کی طرف
ہے۔ اب ناظرین منصفی کریں کہ لائق تھا کہ مباحث محمدی کی
زبان سے حضرت عیسیٰ کے حق میں ایسے کلمات صادر ہوں میں
پس ایسے واہیاتوں کا جواب دینا بیجا ہو کسی صاحب عقل
کے نزدیک جو اِنجیل کے مضمون سے واقف ہو ایسے کہ وہ دعوی
قابل سماعت کے نہیں ہو سکتے اور یہہ جو مصنف صاحب صفحہ ۲۴۴
پر لکھتے ہیں کہ اِس مسیح کا قرآن میں نام و نشان بھی نہیں

سو یہ محض عذر بیجا ہی یہہ اُنہوں نے اپنے کفر کے پردہ پوشی کے لئے لکھا ہی مسیح تو دنیا میں ایک ہی ہوا اور ذکر اُسکا انجیل میں اور قرآن میں بھی آیا ہی اور اگرچہ قرآن اور انجیل کے مضمون میں فرق ہی تو بحث صرف یہہ ہی کہ ان دونوں کتابوں میں سے کس پر اعتبار کرنا چاہئے نہ یہہ کہ آیا مسیح دو تھے کہ نہیں علاوہ ازیں یہہ عذر اُنکے کام میں نہیں آسکتا اس لئے کہ اُسنے مسیح کی پیدایش پر بھی حقارت کی ہی حالانکہ مسیح کی پیدایش کے بیان میں قرآن اور انجیل میں کچھ فرق نہیں ہی کہ وہ کنواری سے پیدا ہوا اور محمد صاحب نے بھی ہرگز کبھی یہہ نہیں کہا کہ تمہارا مسیح اَور ہی بلکہ محمد صاحب تو ہمیشہ عیسائیوں کے عقیدہ پر عیب لگایا گئے پر مسیح کی ہمیشہ صفت و ثنا کیا کرتے تھے برعکس حافظ صاحب کے کہ یہہ تو آپکو آنحضرت سے زیادہ بزرگ تصور کرکے اُنکے خلاف تحریر فرماتے ہیں دوسرے یہہ کہ حواری خداوند مسیح کی تمثیلوں کے معنے پوچھا کرتے تھے تو اِسمیں کونسا عیب ہی بلکہ چیلے پر یہہ واجب ہی کہ جو بات گرو کی نہ سمجھے تو اُسے خوب دریافت کرے اِسمیں کچھ بھی تعجب نہیں کہ چیلا گرو سے سوال کرے بلکہ یہہ مناسب ہی پھر حافظ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ حواری دنیاوی منصب اور لالچ کے لئے مسیح کے پیچھے ہوئے تھے۔ کیا مسیح نے اپنے شاگردوں سے کہہ نہیں دیا تھا کہ تم دنیا میں میرے نام کے سبب سے مصیبتیں اُٹھاؤگے دیکھو یوحنا ۱۶-۲۳- اور متی کا ۵-۱۱ و ۱۲- میں کیا لکھا نہیں ہی کہ مسیح نے اپنے شاگردوں سے کہا (مبارک ہو تم جب میرے واسطے تمہیں لعن طعن کریں اور ستاویں اور ہر طرح کی بُری باتیں جھوٹھ سے تمہارے حق میں کہیں) پھر یوحنا ۱۵-۲۰ میں لکھا ہی (جب اُنہوں نے مجھے ستایا تو وے تمہیں بھی ستاوینگے) لوقا ۲۱-۱۲ میرے نام کے سبب تمپر ہاتھ ڈالینگے اور عبادتخانوں اور قیدخانوں میں حوالا کرینگے اور بادشاہوں اور حاکموں کے پاس کھینچینگے پھر آیت ۲۹ میں ماباپ اور بھائی اور رشتہ دار اور دوست بھی تمکو گرفتار کراوینگے اور تم میں بعضوں کو قتل کرینگے آیت ۱۷- اور میرے نام کے سبب سب لوگ تم سے کینہ رکھینگے اور اسی طرح سے کئی ایک اور مقاموں پر بھی لکھا ہی اور اگر اُنکا یہی مطلب تھا تو کس واسطے وہ بعد عروج کے خداوند مسیح کی پیروی کرتے رہے اور جب پولوس اور پطرس وغیرہ جان کے خطرے میں پڑے تو بھی مسیح کا انکار نہ کیا اور یہہ بھی کیا عجب بات ہی کہ حافظ صاحب حضرت مریم پر ایسا شک کرتے ہیں کیا وہ قرآن کو بھی جھٹلاوینگے کیونکہ سورہ مریم میں تو حضرت مریم کا حال صاف صاف مندرج ہی اور وہ انجیل کے عام مطلب کے موافق ہی علاوہ اِن اِقتباسوں کے کہ جن سے اب بخوبی معلوم ہو گیا ہی کہ حافظ صاحب کا کیسا مزاج ہی۔ اب ہم تھوڑی سی ایسی عبارتیں بطور نمونہ کے لکھتے ہیں کہ جن سے اُنکی صلاحیت اور خداترسی ظاہر ہو جاوے دیکھو صفحہ ۱۳-

عیسائی کہتے ہیں کہ خدا خود مریم کے پیٹ میں جسم پکڑ کے

منفذ معروفہ سے حسب عادت زمانہ باہر نکلا- پھر صفحہ ۱۶

پر فرماتے ہیں جس صورت میں ایک شخص نو مہینے خون

حیض کھاتا رہے اور مکان مخصوص سے بعادت معہودہ خلایق نکلے- اسیطرح صفحہ ۱۷ اور ۲۰ و ۲۴ و ۲۵ وغیرہ پر لکھا ہی اور باتیں کہاں تک نقل کیا جاوے جو شخص اِس طرح کی باتیں بے شرمی اور بیحیائی سے چھپوا کر خلقت کے سامنے پیش کرے ہم پوچھتے ہیں کہ ایسا شخص کسطرح سے لایق ہو سکتا ہی کہ انجیل یا کسی کتاب کی تعلیم پر منصف ہوئے +

غزل مولوی امداد حسین عرف محمد مراد

تخلص بیمار مقیم اجمیر

عیسیٰ کی عنایت سے ہوا کام ہمارا — آخر کو ہوا خوب ہی انجام ہمارا

خالق کی حضوری میں بجز حضرت عیسیٰ — پہنچا نہیں سکتا کوئی پیغام ہمارا

ہوتے نہ جو بخشی تھی ہمیں اپنی بشارت — مرنے سے فقط کے ہوا بد نام ہمارا

پر حضرت مسیح نے ہو کر کے مسیحی — لکھوا ہی دیا نیکوں میں ہر نام ہمارا

ہو کر فقیر بیٹھے رہیں اُسکی یاد میں — مسکن ہی یہی عیش اور آرام ہمارا

وہ گلعذار اَنور کو مجھے میرے مسیحا — ہی ورد یہی اب صبح و شام ہمارا

عیسیٰ کی پرستش کے سوا کام نہیں اَب — زاہد یہی ہی دین اور اسلام ہمارا

کس منہ سے کریں شکر عنایت کا خداوند — لبریز ہی بخشش سے تیری جام ہمارا

بیمار کسی طرح ہم اچھے نہیں ہوتے — پر خون مسیحا میں ہی آرام ہمارا

رسید زر

منشی گردہر لعل صاحب شنلوان جالندہر	۱۲۰۰
سید علی شاہ صاحب دار وغہ صفائی جالندھر	۱۲۰
منشی بخشی رام صاحب ملازم پولیس جالندھر	۱۲
قاضی دوست محمد صاحب ذیلدار جالندھر	۱۲
بابو پرتاب سنگھ صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر جالندھر	۱۲
میر محمد علی صاحب ہیڈ ڈاکٹر جالندھر	۱۲
میاں غلام حیدر خان رئیس بستی غزان	۱۲
میاں محمد گلشیر خان صاحب رئیس بستی شیخ درویش	۱۲
بابو سانون مل صاحب میر منشی رجمنٹ ۴۵ چھاونی جالندھر	۱۲
لالہ بوتا مل پٹواری ساکن بستی غزان	۱۲
میاں الٰہی بخش صاحب ہونٹ سارجنٹ جالندھر پولیس	۱۲
لالہ لال صاحب ساہوکار جالندھر	۱۲
خواجہ احسن شاہ انزیری مجسٹریٹ لودیانہ	۶
معرفت پادری نکول صاحب راولپنڈی	۱۰۰
سید غوث علی شاہ صوفی لودیانہ تا جنوری	۵
معرفت پادری فورمن صاحب واسطے ۱۰۰ کاپی	۱۲
بابو جی سی سنگھ ہیڈ ماسٹر امرت سر واسطے ۱۲ کاپی اخبار	۱۲
مسٹر جی لر صاحب	۱۲

بمطبع امریکن مشن لودیانہ باہتمام پادری ویری صاحب چھپا